بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل ربوہ

روم پیپر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۸ صفر ۱۴۰۰ھ ۷ صلح ۱۳۵۹ھش ۷ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

وقفِ جدید کا کام بدعات اور برائیوں کو دور کر کے لوگوں کو اسلامی اخلاق کے بلند معیار تک پہنچانا ہے

کام کی اہمیت اور وسعت کے پیشِ نظر جماعتیں زیادہ سے زیادہ معلمین مہیا کریں اور وقفِ جدید کے چندہ میں بھی اضافہ کریں

ربوہ ۔۔۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۴ دسمبر ۱۹۷۹ء کو مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھانے سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ حضور نے تربیت سے متعلق وقفِ جدید کے کام کی اہمیت اور وسعت کے پیشِ نظر مقامی جماعتوں اور افراد کو توجہ دلائی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں معلمین بھی مہیا کریں اور اسی مناسبت سے وقفِ جدید کے چندہ میں بھی اضافہ کریں۔

حضور نے معلمین وقفِ جدید کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے انہیں ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بارہ میں بہت بیش قیمت اور تفصیلی ہدایات سے نوازا اور یہ امر ذہن نشین کرایا کہ ساری جماعت کی طرح معلمینِ وقفِ جدید کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ ہر قسم کی بدعات، بدعادات اور برائیوں کو دور کریں اور لوگوں کو ہر موقع و محل سے تعلق رکھنے والے اسلامی آداب کا پابند بنا کر انہیں اسلامی اخلاق کے بلند معیار تک پہنچائیں تاکہ وہ روحانی رفعتیں حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں اور خدا تعالیٰ کے پیار کے وہ مورد بن سکیں۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا ہر سال کے پہلے مہینے میں میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کیا کرتا ہوں سو آج میں وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کر رہا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ وقفِ جدید خالصۃً ایک تربیتی ادارہ ہے۔ اس کے سپرد یہ کام ہے کہ معلمینِ وقفِ جدید انسانیت کے آداب سکھائیں اور اسلام نے جو اعلیٰ اخلاق سکھائے ہیں ان اخلاق کے بلند معیار پر جماعت کو لے جانے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلامی تعلیم کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اسلام وحشی کو انسان بناتا ہے، انسان کو با اخلاق انسان بناتا ہے اور با اخلاق انسان کو روحانی رفعتیں عطا کرتا ہے اور اسے اس قابل بناتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کا مورد بن سکے۔ اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ انسان کی وحشت کا دور ہونا اور اس کا صحیح معنوں میں انسان بننا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر انسانیت نہ ہو تو روحانیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضور نے اس ضمن میں آداب کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا انسان کا وحشی سے صحیح معنوں میں انسان بننا موقوف ہے انسانیت کے آداب سیکھنے پر۔ اسی لئے اسلام نے جو انسان کو اخلاق کے بلند معیار پر لے جا کر اسے روحانی رفعتیں عطا کرنا چاہتا ہے اُسے ہر ایک موقع و محل سے متعلق انسانیت کے آداب سکھائے ہیں۔ کھانے پینے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے، ایک دوسرے سے ملنے جلنے، مجلس میں شریک ہونے، نیا پھل کھانے یا نیا کپڑا پہننے۔ الغرض ہر حرکت و سکون سے متعلق اسلام نے انسانیت کے آداب سکھانے کے لئے بعض احکام دئے ہیں یہ بظاہر بہت چھوٹے چھوٹے حکم ہیں اور ان کا روحانیت سے براہ راست کوئی تعلق نظر نہیں آتا لیکن چونکہ یہ سب احکام انسان کی وحشت کو دور کر کے اسے صحیح معنوں میں انسان بنانے کے لئے دئے گئے ہیں اس لئے ان سب احکام کی پابندی ازبس ضروری ہے اور ان کا روحانیت سے بلا واسطہ نہ سہی بالواسطہ تعلق ضرور ہے۔

حضور نے اسلامی آداب سے متعلق متعدد احکام بیان کر کے ان کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس ضمن میں فرمایا جس نے آداب نہیں سیکھے وہ اخلاق نہیں سیکھ سکتا اور جس نے اخلاق نہیں سیکھے وہ روحانی میدانوں میں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس لئے اسلامی آداب کا سیکھنا بہت ضروری ہے۔

وقفِ جدید والوں کا کام آداب سکھانا ہے۔ وقفِ جدید کا ایک معلم مسائل بھی سکھاتا ہے اور اسے سکھانے بھی چاہئیں لیکن اس کا اصل اور بنیادی کام لوگوں کو اسلامی آداب سکھا کر انہیں ان کا پابند بنانا ہے۔

اس ضمن میں حضور نے اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی کہ اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق کا پابند بنانے کے لئے بدعات، بدعادات، بدرسوم اور ہر قسم کی برائیوں کو دور کرنا بہت ضروری ہے۔ حضور نے واضح فرمایا اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق اختیار کرنے میں سب سے بڑی روک بدعات، بدعادات، بدرسوم اور سیئات ہی ہوتی ہیں۔ معلمین وقفِ جدید کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ ان تمام برائیوں کو دور کریں تاکہ وہ اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق کا لوگوں کو پابند بنانے میں کامیاب ہو سکیں۔

اس تعلق میں حضور نے علی الخصوص یہ امر ذہن نشین کرایا کہ کوئی بدی بھی چھوٹی نہیں ہوتی کیونکہ جس بدی کو چھوٹا سمجھ کر اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا جاتا وہی بڑی بدیوں میں ملوث کرنے کا موجب بن جاتی ہے۔ ایسی برائیوں میں سے حضور نے ایک دوسرے پر سب و شتم کرنے، گالیاں دینے، لعنت بھیجنے اور کوسنے دینے کی مضرت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی رو سے بہت تفصیل سے واضح فرمایا۔

حضور نے اس امر کا بھی ذکر فرمایا کہ جماعتیں معلمین کا تو مطالبہ کرتی ہیں اور یہ بھی چاہتی ہیں کہ ان کے ہاں جو معلم (باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

● محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو بائیں آنکھ پر چوٹ آنے کی وجہ سے کچھ تکلیف ہے ۔۔۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پیشاب کی تکلیف اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل شفا عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ صفر ۱۴۰۰ھ
۷ صلح ۱۳۵۹ ہش

خدائی جماعتوں کی کامیابی کا اصل اور حقیقی ذریعہ

خدائی جماعتیں جنہیں خدا تعالیٰ غلبۂ حق کی غرض سے اپنے کسی مامور کے ذریعہ قائم کرتا ہے اپنی ابتدائی حالت میں انتہائی کمزور اور بے بضاعت ہوتی ہیں لیکن وہ اپنی اُس تمام تر کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود بالآخر غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہو کر رہتی ہیں۔ اس میں شک نہیں اپنی اس جدوجہد میں اُنہیں ابتدائی نامساعد، مشکل اور صبر آزما حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہوتا کہ بالآخر وہ غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب نہ ہوں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن جماعتوں کو اپنے مبعوث کردہ ماموروں کے ذریعہ خود قائم کرتا ہے انہیں وہ حالاتِ زمانہ کے سپرد کر کے دوسروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑتا بلکہ ہر ہر قدم میں وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور اُس کی معیت ہی اُن کی کامیابی کا حتمی اور یقینی ذریعہ ہوتی ہے۔ وہ خود لاشئ محض ہوتی ہیں لیکن ان کے خدا کو سب قدرت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اسی لئے وہ اپنی جماعتوں کو ان کی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر کے رہتا ہے۔

البتہ وہ اپنی جماعتوں پر یہ فرض ضرور عائد کرتا ہے کہ وہ بعض مخصوص اعمال بجا لا کر اُس کی معیت کی اہلیت اپنے اندر پیدا کریں۔ ان کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ اوّل وہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونے اور ہمیشہ گامزن رہنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ دوسرے یہ کہ وہ سنوار سنوار کر نیکیاں بجا لانے میں منہمک رہیں۔ تیسرے یہ کہ وہ تائید و نصرتِ الٰہی کے حصول کے لئے دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں۔

جہاں تک تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونے، سنوار سنوار کر نیکیاں بجا لانے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہونے کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ترجمہ:۔ (یاد رکھو) اللہ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ کا طریق اختیار کرتے ہیں اور جو نیکوکار ہیں۔ (النحل آیت ۱۲۹)

اسی طرح جہاں تک دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہونے کا تعلق ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعات کے ضمن میں فرمایا ہے۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو مبعوث فرمایا اور انہیں فرعون جیسے جابر و ظالم بادشاہ کے پاس جا کر اسے پیغامِ حق پہنچانے کا حکم دیا تو ساتھ ہی ایک تسلی بھی دی اور وہ یہ کہ:۔

فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ (الشعراء آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ پس (ہمارا حکم سن کر تم دونوں ہماری آیتیں لے کر فرعون کے پاس) جاؤ۔ ہم تمہارے (اور تمہارے ساتھیوں کے) ساتھ ہوں گے اور (معیت کے حصول کے متعلق تمہاری دعاؤں کو) سنتے رہیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو دو تسلیاں دیں ایک یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہے دوسرے یہ کہ وہ ان کی دعاؤں کو سنے گا اور انہیں قبول کر کے انہیں اپنی معیت سے نوازتا چلا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ تقویٰ اللہ اور نیکوکاری کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کرنے کا تیسرا ذریعہ دُعا ہے۔

الغرض یہ ایک ابدی صداقت ہے کہ انتہائی مخالف اور نامساعد حالات کے باوجود خدائی جماعتیں غلبۂ حق کے مقصد میں ضرور کامیاب ہوتی ہیں اور ان کی کامیابی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور یہ معیت الٰہی انہیں حاصل ہوتی ہے۔ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہونے، خاص تعہد سے نیکیاں بجا لانے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مضطرانہ دعائیں کرنے کے نتیجہ میں۔ اسی لئے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں ان تینوں باتوں پر بصدق دل عمل پیرا رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُسوقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔۔۔۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے۔ وہ اسکے پاس آ جاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔"

(۲) "چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے۔ تم راستباز اُسوقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت، ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل درپیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی۔" (کشتی نوح)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پُر معارف شیریں کلام

جماعت احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل پُر معارف شیریں منتخب کلام مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیوں کہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اُس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

اے خدا اے چارۂ آزارِ ما
اے علاجِ گریہ ہائے زارِ ما

حافظا و ستاری از جود و کرم
بیکساں را یاری از لطفِ اتم

حسن و خلق و دلبری بر تو تمام
صحبتے بعد از لقائے تو حرام

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

یا الٰہی ترا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اس کی نہیں جچتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

در دلم جوشد ثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

آنکہ در بر دو کرم بحرِ عظیم
آنکہ در لطفِ اتم یکتا دُرے

آنکہ در جود و سخا ابرِ بہار
آنکہ در فیض و عطا یک خاورے

از بنی آدم فزوں تر در جمال
وز لآلی پاک تر در گوہرے

چشم من بسیار گردید و ندید
چشمۂ چوں دینِ او صافی ترے

سالکاں را نیست غیر از وے امام
راہرواں را نیست جز وے رہبرے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جامِ لبالب ہے پلایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۂ زکوٰۃ

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

(۲)

ب :۔ اس کے مال میں جو دوسروں کا حق ہے وہ ادا کرکے اپنے مال کو پاکیزہ اور طیب بناتا ہے۔

وہ زکوٰۃ ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے اور اس کے مال میں برکت دی جاتی ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری کرکے امن و آشتی کے حالات پیدا کرتا ہے۔ اور اس طرح اپنے مال کی حفاظت اس کے نشوونما کے سامان کرتا ہے۔

تجارت کے فروغ اور صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے راہ ہموار کرتا ہے۔ اور اس طرح سارے ملک کی خوشحالی کا باعث بنتا ہے۔

ایک مسلمان زکوٰۃ کو ایک عبادت سمجھ کر خوشدلی سے ادا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے احسانات پر جذبۂ تشکر اور اس کے فضلوں کی امید کارفرما ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"زکوٰۃ کیا ہے؟ یوخذ من الامراء ویرد الی الفقراء امراء سے لے کر فقراء کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلیٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے۔ اس طرح باہم گرم و سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ امراء پر یہ فرض ہے کہ وہ ادا کریں اگرچہ یہی فرض ہوتی تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا کہ غرباء کی مدد کی جائے۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ہمسایہ اگر فاقہ مرتا ہے تو پرواہ نہیں۔ اپنے عیش و آرام سے کام ہے۔ جو بات خدا نے میرے دل میں ڈالی ہے میں اس کے بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ انسان میں ہمدردی اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی تم ہرگز ہرگز اس نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنی پیاری چیزوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ یہ طریق اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا نہیں کہ مثلاً کسی ہندو کی گائے بیمار ہو جائے۔ اور وہ کہے کہ اچھا اسے مفت دیتے ہیں۔ بہت لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ باسی اور سڑی بسی روٹیاں جو کسی کام نہیں آسکتی ہیں فقیروں کو دے دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے خیرات کر دی ہے۔ ایسی باتیں اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں ہیں۔ اور نہ ایسی خیرات مقبول ہو سکتی ہے۔ وہ تو صاف طور پر کہتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون۔ حقیقت میں کوئی نیکی نہیں ہو سکتی جب تک اپنے پیارے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کے دین کی اشاعت اور اس کی مخلوق کی ہمدردی کے لئے خرچ نہ کرو۔"

(بدر ۱۰ ستمبر ۱۹۰۸ء ج ۳ نمبر ۱۰
فتاویٰ مسیح موعود ص ۱۲۶)

زکوٰۃ بچت اور جمع شدہ دولت پر لگتی ہے گویا جمع شدہ سرمایہ پر یہ ایک بہترین قسم کا محصول ہے۔ جس کے نتیجہ میں سرمایہ گردش پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور تقسیم دولت کاروبار اور سرمایہ کاری کے رجحان کو اس سے فروغ ملتا ہے۔

اسلام نے روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ مال روپیہ کو بند رکھنا اور خرچ نہ کرنا ناجائز قرار دیا ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنی آئندہ کی کسی ضرورت کے لئے روپیہ جمع کرتا ہے۔ اور پڑے پڑے اس روپیہ پر سال گزر جاتا ہے۔ تو اس روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ۔
(توبہ ۱۰۳)

یعنی اے رسول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تو ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کر اس طرح تو ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے تزکیہ کے سامان کرے گا۔

اموال زکوٰۃ

زکوٰۃ کے لحاظ سے کچھ اموال تو ایسے ہیں جن کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں صریح نص موجود ہے۔ اور اس پر تمام علماء امت متفق ہیں۔ اس قسم کے اموال کی زکوٰۃ ادا کرنا ہر مسلمان کا ذاتی فرض ہے۔ چاہے حکومت زکوٰۃ ادا کرنے کا مطالبہ کرے یا نہ کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ فرض کرنے کا ایک بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایک مسلمان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت پڑے۔ اور جب بھی کوئی ملی ضرورت سامنے آئے۔ تو وہ اپنا سب کچھ اس کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ اسی مفہوم کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے:۔

"تھوڑے سے تھوڑا چندہ شریعت نے خود مقرر کر دیا ہے کہ اس قدر اپنے مال میں سے ضرور دیا جائے ..... اور جو اس حد تک بھی نہ دے وہ مجرم ہے۔" [1]

ایسے اموال کے لئے ہم "منصوص اموال زکوٰۃ" کی اصطلاح استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسری قسم کے اموال وہ ہیں جن کے اموال زکوٰۃ ہونے کے بارے میں کوئی صریح متفق علیہ نص موجود نہیں۔ اور نہ ہی اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ صرف قیاس کی بناء پر بعض علماء کہتے ہیں۔ کہ ان اموال پر بھی زکوٰۃ فرض ہے اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ ایسے اموال کے لئے ہم "غیر منصوص اموال زکوٰۃ" کی اصطلاح استعمال کریں گے۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے اموال کی زکوٰۃ کی وہ اہمیت نہیں جو "منصوص اموال زکوٰۃ" کی ہے۔ بلکہ ایسے اموال پر معین محصول ادا کرنے کی اہمیت قومی اور ملکی ضرورت اور اسلامی حکومت کی طرف سے مطالبہ پر ہے۔

اگر حکومت اسلامی صحیح معنوں میں قومی مفاد کی حامل۔ کفایت شعار اور ہر قسم کے تکلفات سے پاک ہے اور پبلک میں مقبول و محبوب ہے۔ اور ارشاد نبوی

خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ

کی مصداق ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس کے مالی مطالبات کو لوگ بخوشی ادا کریں گے۔ اور ان احکام کی تعمیل کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھیں گے۔ جس پر وہ ثواب کے مستحق اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے سزاوار ہوں گے۔ اس لحاظ سے ان محصولات کا دوسرا نام "زکوٰۃ" رکھنا ہر لحاظ سے درست ہوگا۔ تاہم فرضیت کے لحاظ سے اس کا درجہ دوسرا ہوگا۔ اور اس کی بنیاد ضرورت اور مطالبہ پر ہوگی۔

اب ہم اموال زکوٰۃ کی کچھ تفصیل پیش کرتے ہیں۔

تفصیل

"منصوص اموال" جن پر بطور رکن اسلام و بنیادی عبادت اسلام کے لحاظ سے زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں:

ا۔ سونا۔ چاندی، کرنسی، جبکہ یہ اشیاء ایک مسلمان کی ملکیت میں سال بھر پڑی رہیں اور مقررہ نصاب کے برابر ہوں۔ تو ان پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہوگی جس کا ادا کرنا ہر مسلمان کی ذاتی ذمہ داری ہوگی۔ نیز یہ بھی ہدایت ہے کہ ہر مسلمان اپنی یہ ذمہ داری خلیفۂ وقت کی رضامندی کے تحت اور اس کی وساطت سے ادا کرنے کی کوشش کرے۔

ب۔ زیورات۔ اگر زیور سونے کے ہوں تو بیس دینار (اندازاً سات تولہ وزن) تک زکوٰۃ معاف ہوگی۔ اس سے زیادہ وزن کے زیورات ہوں تو ان پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا۔

ج :۔ زیور اگر چاندی کے ہوں تو دو سو درہم (اندازاً ۵۲ تولہ وزن) تک زکوٰۃ معاف ہوگی۔ اور اس سے زیادہ وزن کے زیور ہوں تو زکوٰۃ ضروری ہوگی

اس استثنا کو یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ زیور اگر عام استعمال میں آتا ہو۔ اور اگر کوئی عاریۃً یہ مانگے تو دینے میں کوئی انقباض نہ ہوتا ہو تو ایسے زیور زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہوں گے

---

[1] مسلم کتاب الامارۃ باب اخیار الائمہ و شرارھم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنسی۔ اس کا نصاب اس کی قوت خرید یعنی مارکیٹ ویلیو کے لحاظ سے متعین ہوگا۔ اس کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک درہم کی جو قوت خرید تھی۔ اس کی نسبت سے ہر ملک اپنے ہاں کی کرنسی کی موجودہ قوت خرید کو مدنظر رکھ کر نقدی کا نصاب مقرر کرے گا۔ کرنسی کے نصاب کی تعیین کی دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اگر کسی کے پاس اپنے ملک کی اتنی کرنسی ہو کہ وہ اس سے ۵۲½ تولہ سے زائد چاندی خرید سکے۔ تو پھر اس رقم پر زکوٰۃ عائد ہوگی

مویشی

۲۔ "مخصوص مویشی" جن کے اموال زکوٰۃ میں سے ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے یہ ہیں۔

اونٹ، گائے اور بھیڑ۔ بکری۔ جبکہ ان میں سے ہر ایک کا نصاب پورا پورا ہو۔ سال بھر ملکیت میں رہیں اور سائمہ ہوں۔ یعنی سرکاری چراگاہوں یا شاملات دیہہ میں چرائے جاتے ہوں۔ خود گھر میں رکھ کر ان کو چارہ نہ ڈالنا پڑتا ہو۔

اس قسم کے مویشیوں کی زکوٰۃ ادا کرنا جہاں ایک مسلمان کا ذاتی فرض ہے وہاں حکومت اسلامی کا اسے وصول کرنا اس کا مسلمہ حق ہے۔

ان مویشیوں کے علاوہ دوسرے جانور۔ مثلاً گھوڑے۔ گدھے۔ رینڈیر وغیرہ پالتو جانور خواہ کتنی ہی تعداد میں ہوں وہ "غیر مخصوص اموال زکوٰۃ" میں شمار ہوں گے اور ان پر زکوٰۃ عائد کرنا اسلامی حکومت کے اختیار تمیزی کے دائرہ میں آئے گا۔

زرعی پیداوار

مخصوص زرعی پیداوار جس پر بطور رکن زکوٰۃ عائد ہوگی اس کی تفصیل یہ ہے:۔

گندم۔ جو۔ کھجور۔ جبکہ ان میں سے ہر ایک کا نصاب پانچ وسق (اندازاً ۲۲½ من) پورا ہو جس دن پیداوار حاصل ہوگی۔ اسی دن اس کی زکوٰۃ عشر یا نصف عشر کے لحاظ سے واجب ہوگی۔ اس محصول کی ادائیگی ایک مسلمان کا ذاتی مذہبی فریضہ ہے۔ البتہ اگر کوئی حکومت ایسی پیداوار کا محصول کسی اور نام سے وصول کرے تو ادا کرنے والا اپنا مذہبی فریضہ ادا کرنے کی نیت کر سکتا ہے۔ اور عنداللہ وہ اس فرض سے سبکدوش سمجھا جائے گا۔

دوسری پیداوار مثلاً مکئی یا جو۔ گنا۔ کپاس۔ تیل کے بیج۔ سبزیاں۔ پھل وغیرہ غیر مخصوص اور مختلف فیہ مال زکوٰۃ ہیں

بعض علماء کے نزدیک ان پر زکوٰۃ واجب ہے اور بعض کے نزدیک واجب نہیں۔ لہٰذا ان پر محصول عائد کرنا حکومت اسلامی کے اختیار تمیزی پر مبنی ہوگا۔

اموال تجارت

صنعت و حرفت اور تجارت میں لگے ہوئے ایسے سرمایہ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ جو کاروبار کی بنیاد مہیا کرتا ہے مثلاً زمین۔ عمارت۔ مشینری۔ آلات وغیرہ پر لگا ہوا سرمایہ۔ بسیں۔ ٹرکس ٹریکٹرز وغیرہ پر لگا ہوا سرمایہ بھی اسی دائرہ میں شمار ہوگا۔

چالو سرمایہ جسے ہم سامان تجارت یا مصنوعات یا درآمدات و برآمدات بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ سب غیر مخصوص اموال زکوٰۃ ہیں[1] یعنی بعض کے نزدیک اس سامان اور ان مصنوعات پر زکوٰۃ ہے۔ خواہ کسی شکل میں ہوں اور بعض بزرگوں کا ارشاد ہے کہ ایسے پڑے ہوئے مال پر زکوٰۃ نہیں۔ سوائے اس کے کہ اس سامان کی قیمت نقدی میں وصول ہو تو اس رقم پر حسب قواعد زکوٰۃ واجب ہوگی[2]

گورنمنٹ اگر تجارتی اموال پر انکم ٹیکس عائد کرے۔ تو بعض علماء کے نزدیک نیت کرنے سے معینہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ یہی حکم درآمدی برآمدی سامان کسٹم کے طور پر ادا کی گئی رقوم کا ہے۔

مندرجہ ذیل اشیاء بھی غیر مخصوص اموال زکوٰۃ میں شامل ہوں گی۔ جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ غیر مخصوص اموال سے مراد ایسے اموال ہیں جن کے بارے میں کوئی صریح نص موجود نہ ہو۔ یا اگر موجود ہو تو اس کی صحت پر سب علماء کا اتفاق نہ ہو۔ بعض اسے صحیح اور واجب العمل تسلیم کرتے ہوں اور بعض اس کی صحت یا تاویل کی بناء پر اسے واجب العمل نہ سمجھتے ہوں۔

بہرحال وہ اموال یہ ہیں:۔

امانت بیت

قرض دیا ہوا روپیہ۔ امانت غیر تابع مرضی کے طور پر رکھوایا ہوا روپیہ۔ ضمانت کے طور پر جمع کرایا ہوا روپیہ۔ پراویڈنٹ فنڈ کا روپیہ۔ گم شدہ روپیہ جو کئی سال کے بعد ملے مرہون اشیاء مثلاً سونا۔ چاندی۔ جانور وغیرہ جو کسی کے پاس رہن ہوں تو راہن زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ وار نہ ہوگا۔

سونے چاندی کی کان کے سوا باقی دھاتوں کی کانیں اور مانع برآمدات کے کنوئیں غیر مخصوص اموال زکوٰۃ شمار ہوں گے۔ یعنی یہ چیزیں اگر افراد کی تحویل میں ہوں تو حسب حالات و ضرورت اسلامی حکومت ان پر زکوٰۃ عائد کر سکتی ہے۔

(باقی)

دعا بہترین ہمدردی ہے اس ہمدردی سے دشمن بھی باہر نہ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ہمدردی تین قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل جسمانی۔ دوم مالی۔ تیسری قسم ہمدردی کی دعا ہے۔ جس میں نہ صرف زر ہوتا ہے اور نہ زور لگانا پڑتا ہے اور اس کا فیض بہت ہی وسیع ہے۔ کیونکہ جسمانی ہمدردی تو اس صورت میں ہی انسان کر سکتا ہے جبکہ اس میں طاقت بھی ہو۔ مثلاً ایک ناتوان مجروح مسکین اگر کہیں پڑا تڑپتا ہو تو کوئی شخص جس میں خود طاقت اور توانائی نہیں ہے۔ کب اس کو اٹھا کر مدد دے سکتا ہے۔ اسی طرح پر اگر کوئی بیکس و بے بس بے سروسامان انسان بھوک سے پریشان ہو تو جب تک مال نہ ہو اس کی ہمدردی کیونکر ہوگی۔ مگر دعا کے ساتھ ہمدردی ایک ایسی ہمدردی ہے کہ نہ اس کے واسطے کسی مال کی ضرورت ہے اور نہ کسی طاقت کی حاجت بلکہ جب تک انسان انسان ہے وہ دوسرے کے لئے دعا کر سکتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ اس ہمدردی کا فیض بہت وسیع ہے۔ اور اگر اس ہمدردی سے کام نہ لے تو سمجھو بہت ہی بڑا بدنصیب ہے۔

میں نے کہا ہے کہ مالی اور جسمانی ہمدردی میں انسان مجبور ہوتا ہے مگر دعا کے ساتھ ہمدردی میں مجبور نہیں ہوتا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے۔ جس قدر دعا وسیع ہوگی۔ اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا۔ اسی قدر خدا کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت ہی وسیع ہے۔ جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۳ و صفحہ ۷۴)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

---

[1] موطا امام مالک صفحہ ۱۰۵ باب زکوٰۃ العروض

[2] البدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء و الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا کا انتہائی شمالی مُلک ۔ ناروے

(مکرم منیر الدین احمد صاحب مبلغ انچارج سویڈن و ناروے)

محل وقوع

ناروے دُنیا کا بالکل شمال میں واقع ایک ملک ہے ۔ ۵۸ سے ۸۰ درجے عرض بلد شمال میں واقع ہونے کی وجہ سے یہ باور کرنا مشکل ہے کہ یہ ملک انسانی رہائش کے قابل ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ اس حصّے میں سخت سردی ہونی چاہیئے ۔ جیسا کہ اسی عرض بلد پر واقع دوسرے علاقوں میں ہوتی ہے ۔ مثلاً گرین لینڈ کا ملک ہے جو کہ انتہائی طور پر سرد ہے ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ یہاں آبادی بہت کم ہے مگر خلیج میکسیکو سے ایک گرم لہر ناروے کے ساحل کے ساتھ ساتھ گذر کر ملک کی آب و ہوا کو انسانی رہائش کے قابل بنا دیتی ہے ۔ اس وجہ سے ناروے کی آب و ہوا یورپ کے دیگر مغربی ممالک سے الگ اور بہتر ہے ۔

آبادی اور ابتدائی صنعت

جب برف کا اثر ناروے پر کم ہوا تو یہاں پر شکاری اور مچھیرے آباد ہوئے اور انہوں نے ساحل کے ساتھ ساتھ غاروں میں اپنے گھر بنائے ۔ بعد میں انہوں نے زمین میں ہل چلانا سیکھا اور ایسے بڑے بڑے جہاز بنائے جو دُنیا کے سمندر پار کر سکتے تھے ۔ ناروے کے بحری قزاق اپنے غرور کی وجہ سے دُنیا میں مشہور ہیں جو کہ بحر منجمد شمالی سے انگلستان ۔ فرانس اور روم تک سفر کرتے تھے ۔

سمندر ناروے کی روزمرہ زندگی کا ایک اہم اور ناگزیر حصّہ رہا ہے ۔ ناروے کے قریب کا سمندر اپنے کٹے پھٹے ساحل کی وجہ سے قدرتی شریانوں کا کام دیتا رہا ہے جس کی وجہ سے ناروے کے لوگ آپس میں متحد رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ناروے کے لوگ دُنیا کے بہترین بحری سیّاح مانے گئے ہیں ۔

وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ جنوب مغربی علاقہ کے بڑے بڑے زمینی قطعات مشرقی ناروے کی طرح زراعت کے لئے استعمال کئے جانے لگے ۔ چاندی اور دیگر دھاتیں نیز معدنیات پہاڑوں سے نکالی جانے لگیں ۔ چھوٹے چھوٹے صنعتی شہر قائم ہونے لگے جہاں پر تیز رفتار ندی نالے اور بڑی بڑی آبشاریں تھیں جن سے کارخانوں کے لئے بجلی حاصل کی جا سکتی تھی ۔ بعد میں جب آبشاروں کو بجلی حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا گیا تو صنعت نے ایک نیا موڑ بدلا ۔ نتیجۃً جدید صنعت نے جنم لیا ۔ اور اب تو شمالی سمندر میں تیل اور گیس بھی نکالنی ممکن ہو گئی ہے ۔

تاریخ

ناروے میں پہلی دفعہ ۸۷۲ء میں حکومت قائم ہوئی تھی اور یہ ۱۳۹۷ء تک آزاد مملکت رہا ۔ اس کے بعد یہاں ملی جلی حکومت رہی ہے ۔ ایک لمبے عرصہ تک ڈنمارک کے ماتحت اور کچھ عرصہ سویڈن کے ماتحت یہاں کی حکومت رہی ہے ۔ ۱۸۱۴ء سے ناروے کا اپنا آئین چل رہا ہے ۔ ۱۹۰۵ء سے ملک کا اپنا بادشاہ قومی پرچم اور قومی اسمبلی ہے ۔ یہاں پر آئین کے ماتحت جمہوری بادشاہت ہے موجودہ بادشاہ اُولاؤ پنجم (OLAV V) ہے ۔

مذہب

زمانہ قبل از تاریخ سے لیکر ۱۰۳۰ء تک ناروے میں اپنا ابتدائی مذہب تھا ۔ ۱۰۳۰ء میں جب شاہ اولاؤ دوم عیسائیت کا بپتسمہ لے کر ملک کا مذہبی رہنما بن گیا تو اس نے زبردستی سارے ملک کو عیسائی بنا لیا ۔ آج ملک میں پروٹسٹنٹ مذہب کا دور ہے ۔ اور یہی سرکاری مذہب بھی ہے ۔ مگر ملک میں مکمل مذہبی آزادی ہے ۔ عیسائیت کے دوسرے فرقے اور دیگر مذاہب بھی پائے جاتے ہیں ۔

جغرافیہ اور زراعت

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے ناروے بالکل شمال میں واقع ہے ۔ مگر جنوب مغربی ہوا جو کہ نرم اور مرطوب ہوتی ہے ملک کی آب و ہوا کو خوشگوار بناتی اور زراعت کو فائدہ دیتی ہے ۔ ملک زرعی لحاظ سے خود کفیل ہے ۔ ملک کی زمین کا ایک چوتھائی حصّہ جنگلات سے پُر ہے ۔ جنگلات سے عمارتی سامان اور کاغذ کی صنعت کے لئے خام مال ملتا ہے ۔ جنوب میں درخت سطح سمندر سے ۸۰۰ میٹر بلند حصّے میں پائے جاتے ہیں ۔ پہاڑی علاقے کی بعض چوٹیاں دو سے تین ہزار میٹر کی بلندی تک پہنچتی ہیں اور یہ حصّے سارا سال برف سے ڈھکے رہتے ہیں ۔ برفانی تودے جن کو گلیشیر کہتے ہیں پہاڑوں سے نیچے گرتے رہتے ہیں ۔ اور برفانی وقت کی یاد کو تازہ کرتے ہیں ۔ سب سے بڑا گلیشیر ۵۰ میل لمبا ہے اور اس کا رقبہ ۵۰۰ مربع میل ہے ۔

ناروے کی شکل لمبوتری سی ہے جنوب میں حصّہ چوڑا ہے ۔ جوں جوں شمال کی طرف جائیں زمین چوڑائی میں کم ہوتی جاتی ہے اور آخری حصہ زمین کا کچھ اندر کی طرف مڑ جاتا ہے ۔ نقشے پر دیکھیں تو ناروے زراف کی طرح نظر آتا ہے ۔ جنوب سے شمال تک سیدھا خط کھینچا جائے تو لمبائی تقریباً ایک ہزار میل بنتی ہے ۔ مگر اس کا بارڈر جو ایک طرف سویڈن سے لگتا ہے اور دوسری طرف روس سے ، کسی صورت میں ۱۲ ہزار میل سے کم نہیں ۔ ملک کا رقبہ ۲,۳۱,۴۰۰ مربع میل ہے ۔ اور آبادی چالیس لاکھ ہے ۔

بحری قزاق عام طور پر اپنی لوٹ مار کی وجہ سے یاد کئے جاتے ہیں ۔ تاہم ان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بڑے تاجر تھے اور ہمسایہ ممالک میں تہذیب لے جانے والے بھی تھے جو تھوڑا بہت حصہ ان کے جہازوں ۔ گھریلو سامان ۔ جواہرات اور زیورات کا ملتا ہے وہ ترقی یافتہ تہذیب کی غمازی کرتا ہے ۔ یہ میراث ناروے کے پرانے چرچوں میں محفوظ کی گئی ہے ۔ گذشتہ ۱۰۰ سال کے دوران ناروے نے کئی مرد اور عورتیں عالمی شہرت کی پیدا کی ہیں ۔

ناروے میں تیل کی تلاش (کھدائی) ۱۹۶۰ء میں شروع ہوئی اور تجارتی رنگ میں تیل ۱۹۶۹ء میں حاصل کیا گیا ۔ آج کل ناروے کی گیس پائپ کے ذریعہ مغربی جرمنی اور سکاٹ لینڈ لے جائی جاتی ہے اور تیل کی پائپ انگلستان تک جاتی ہے ۔ ۱۹۷۸ء میں تیل کی آمد کا اندازہ ۱۶ بلین ناروے کراؤن لگایا گیا تھا جس سے ۷ بلین کراؤن حکومت کو ٹیکس ملا ۔

ناروے میں موسم گرما میں دن غیر معمولی طور پر لمبے اور راتیں چھوٹی ہوتی ہیں ۔ سردیوں میں اس کے الٹ ۔ دن بہت چھوٹے اور راتیں لمبی ۔ سردیوں میں دن کو بھی رات کا احساس ہوتا ہے بادل چھائے رہتے ہیں برف باری ہوتی رہتی اور سورج نظر نہیں آتا ۔ گرمیوں میں رات کو بھی روشنی ہی رہتی ہے ۔ بعض علاقے ایسے ہیں کہ جہاں گرمیوں میں بھی سورج غروب ہی نہیں ہوتا ۔ رات کے بارہ بجے بھی سورج نظر آتا ہے ۔ اس کو MIDNIGHT SUN (مڈ نائٹ سن) کہتے ہیں ۔ BODO (بُودو) شہر میں ۴ جون سے ۸ جولائی تک سورج مسلسل افق پر نظر آتا ہے اور رات کا احساس تک نہیں ہوتا ۔

ناروے کا دارالخلافہ اوسلو ہے اس کی آبادی ایک لاکھ ۶۰ ہزار ہے ۔ ملک کی سب سے بڑی بندرگاہ بھی یہی ہے ۔ اسی شہر میں ہماری جماعت قائم ہے سب سے پہلے ناروے کے احمدی نور احمد بولستاد صاحب ہیں جنہوں نے طالب علمی کے زمانہ میں اسلام قبول کیا آجکل سکول ٹیچر ہیں اور دو بچوں کے باپ ۔ جماعت کے نہایت سرگرم رکن اور ناروے کی مبلغ بھی ۱۹۷۸ء کے جلسہ سالانہ پر بھی حاضر ہوئے تھے حال ہی میں اوسلو میں ایک بہت بڑی دو منزلہ عمارت خریدی گئی ہے نیچے تہ خانہ بھی ہے اس کو مسجد اور مشن ہاؤس کے طور پر استعمال کیا جائیگا انشاء اللہ ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "مسجد نور" تجویز فرمایا ہے خدا کرے سارے ناروے میں اس کا نور پھیل جائے ۔ آمین ۔

محبّت رسُولؐ کا اہم تقاضا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"میرے نزدیک مومن وہی ہوتا ہے جو آپؐ کی اتباع کرتا ہے اور وہی کسی مقام پر پہنچتا ہے ۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہدو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبّت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تا کہ اللہ تمہیں محبوب بنائے ۔ محبّت کا تقاضا تو یہی ہے کہ آپؐ کی اتباع میں ایسا گم ہو کہ اپنے جذبات نفس کو تمام لے اور سوچ لے کہ میں کس کی اُمّت ہوں ۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء — دوسرے روز کا پہلا اجلاس

جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس پروگرام کے مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سوا نو بجے صبح زیر صدارت محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامڑی نے کی جس کے بعد مکرم منصور احمد صاحب عمر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔

آیت خاتم النبیین کا مفہوم آیت کریمہ ومن یطع اللہ والرسول الخ کی روشنی میں

اس کے بعد مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ نے "آیت خاتم النبیین کا مفہوم آیت کریمہ ومن یطع اللہ والرسول الخ کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم مولوی صاحب نے اپنی تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالے بھی پیش کئے جن میں اس آیت کے مفہوم کو واضح کیا گیا ہے۔

نمائندہ جماعت احمدیہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کی تقریر

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف کی تقریر کے بعد مکرم ذکریا کزیٹو صاحب نمائندہ یوگنڈا نے انگریزی زبان میں مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے سب سے پہلے یوگنڈا میں بسنے والے احمدی بھائیوں اور بہنوں کا محبت بھرا اسلام حاضرین جلسہ تک پہنچایا۔ اور پھر فرمایا مجھے یہاں ربوہ آکر اور جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ یوگنڈا میں حالات سازگار ہیں۔ مساجد نمازیوں سے آباد ہیں۔ احمدیہ سکول جاری ہے جو عمارات گر گئی تھیں وہ از سر نو تعمیر کی جا رہی ہیں۔ آخر میں آپ نے اس جذبۂ اخوت و محبت کا شکریہ ادا کیا جو آپ نے ربوہ میں آکر دیکھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمی اعجاز

مکرم زکریا کزیٹو صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی اعجاز" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن کریم کو سمجھنا فی الحقیقت ایک بہت بڑے علمی خزانہ پر ہاتھ مارنا ہے اور یہ دولت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وافر طور پر عطا ہوئی۔ آپ اس صحیفہ آسمانی کی برکت سے تمام علماء فضلاء پر سبقت لے گئے گویا آپ کا سب سے بڑا علمی اعجاز یہ تھا کہ آپ دنیوی سے کلیۃً بے بہرہ ہونے کے باوجود علم روحانیت کے اس سمندر کی گہرائیوں تک پہنچ گئے اور اس میں سے ایسے قیمتی گوہر نکال لائے کہ دنیا کی عقلیں حیران رہ گئیں۔ آپ کو بفضل خدا ایسی قوت استدلال عطا ہوئی کہ بڑے بڑے فلسفہ دان انگشت بدنداں رہ گئے اور اسلام کے مخالفین کی قلمیں اور زبانیں گنگ ہو گئیں۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا۔ اسلام کے دفاع اور محاسن قرآن پر آپ کی پہلی تصنیف فرمودہ کتاب "براہین احمدیہ" آپ کا ایک ایسا علمی شاہکار ہے جس کی بدولت آپ چودھویں صدی میں اسلام کے فتح نصیب جرنیل بن کر ابھرے۔ اس پرشوکت کتاب میں آپ نے قرآن کریم کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کو ایسے رنگ میں پیش کیا کہ مسلمان عش عش کر اٹھے اور آپ کے دلائل قویہ نے وہ اثر دکھایا کہ کفر والحاد کی بنیادیں اکھڑنے لگیں۔ بڑے بڑے علماء نے آپ کو بہترین رنگ میں خراج تحسین ادا کیا۔ آپ نے بذریعہ اشتہار مخالفین اسلام کو یہ چیلنج دیا کہ جتنے دلائل آپ نے اس کتاب میں بیان کئے ہیں وہ اتنے ہی دلائل یا ان کا نصف یا تہائی یا چوتھائی یا پانچواں حصہ اپنی کتاب سے نکال کر دکھائیں یا آپ کے دلائل کو ایک ایک کر کے توڑ دیں تو آپ کی طرف سے دس ہزار روپیہ انعام پیش کیا جائے گا۔ مگر آپ کی زندگی میں اور آپ کے وصال کے بعد کسی مخالف اسلام کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

آپ نے عربی دان طبقہ کو اپنے مقابلہ میں آکر بزبان عربی تفسیر قرآن کریم لکھنے کی دعوت دی اور ساتھ ہی یہ تحدی بھی پیش فرمائی کہ میرے مقابلہ میں کوئی شخص چاہے کتنا بڑا عالم ہی ہو میرے جیسی تفسیر نہیں لکھ سکے گا پھر آپ نے "اعجاز المسیح" کے نام سے سورہ فاتحہ کی فصیح و بلیغ عربی میں تفسیر لکھی آپ نے اس کے ساتھ یہ پیشگوئی فرمائی کہ کوئی بڑے سے بڑا عالم فاضل یا ادیب اس کی نظیر لانے پر قادر نہیں ہو سکے گا اور بالفعل دنیا کا کوئی شخص آج تک اس کی نظیر پیش نہیں کر سکا۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی فصاحت و بلاغت کا نشان عطا ہوا تھا۔ آپ اکتسابی علم میں کم مایہ تھے۔ کسی ادارہ میں آپ نے تعلیم نہیں پائی تھی لیکن آپ نے یہ تحدی پیش فرمائی کہ کوئی ہے جو میرے مقابل پر آوے۔ ساتھ ہی آپ نے یہ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چالیس ہزار مادہ عربی کا سکھایا گیا ہے اور مجھے ادبی علوم میں پوری وسعت عطا کی گئی ہے۔ اس آسمانی انعام کی برکت سے آپ نے کم و بیش بائیس کتب فصیح و بلیغ عربی زبان میں تالیف فرمائیں جو سب کی سب دقیق علمی مضامین اور حقائق و معارف قرآنیہ پر مشتمل ہیں۔

تحریر کے ساتھ ساتھ آپ کو عربی زبان میں تقریر کا ملکہ بھی خارق عادت طور پر عطا ہوا تھا۔ اس کا تاریخی گواہ آپ کا وہ پرشوکت خطبہ عیدالاضحیہ ہے جو آپ نے ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو فی البدیہہ دیا۔ یہ خطبہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نشان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی اعجاز کا ایک بے نظیر کرشمہ ہے اور قربانی کی حکمت اور اس کے فلسفہ کے بیان پر مشتمل ہے بعد میں چار ابواب رقم فرما کر اس کے ساتھ شامل کر دیئے جن میں آپ نے اپنے دعاوی پر روشنی ڈالی ہے۔

فہم قرآن اور عربی فصاحت و بلاغت کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علمی رنگ میں بھی ایک اعجازی قوت بخشی گئی تھی۔ اور ایک ایسی علمی فضیلت عطا کی گئی تھی جس میں خدا کی قدرت کارفرما نظر آتی تھی۔ جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں آپ کا اسلام کی نمائندگی میں پڑھا جانے والا مضمون اس کا علمی شاہد ہے۔ اس مضمون کو تحریر کرنے سے پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی جناب میں دعا کی کہ وہ ایسے مضمون کا القاء کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے اور جب آپ یہ مضمون تحریر کر چکے تو آپ کو یہ الہام ہوا کہ "مضمون بالا رہا" آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ اس بشارت سے بذریعہ اشتہار اطلاع بھی دیدی۔ جب یہ مضمون پڑھا جانے لگا تو لوگوں پر وجد کی ایک کیفیت طاری ہو گئی۔ ایک مقرر کے اپنا وقت دے دینے کے بعد بھی جب یہ مضمون ختم نہ ہوا تو عوام کے اصرار پر جلسہ کے لئے ایک دن اور بڑھا دیا گیا۔ اس تقریر کے بالا رہنے کا جلسہ کے حاضرین کی طرف سے اعتراف تو الگ رہا بڑے بڑے اخبار نویس بھی اس علمی شاہکار کو انہی الفاظ میں خراج تحسین دینے پر مجبور ہو گئے جو آپ پر چند دن پہلے الہام کی شکل میں نازل ہوئے تھے۔

محترم مولوی صاحب نے فرمایا آپ کے علمی اعجاز کی ایک اور مثال حضرت مسیح علیہ السلام کی طبعی موت اور کشمیر میں دفن ہونے کا انکشاف ہے۔ اس انکشاف کے بعد مخالفت کا طوفان شدت اختیار کر گیا۔ کفر کے فتوے آپ پر لگے لیکن اب اس مسئلہ کو بڑے بڑے علماء اور مفکرین خود بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی اعجاز کی ایک درخشندہ مثال آپ کا قرآن کریم کی زبان عربی کو ام الالسنہ قرار دینا ہے آپ نے اس کے بارہ میں جو بھی تحقیق فرمائی اس کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سب زبانیں کسی ایک منبع سے نکلی ہیں۔

۲۔ وہ منبع عربی زبان کے سوا اور کوئی نہیں۔

۳۔ عربی زبان کی تراکیب میں اتنا حسن ہے اور اس کے مفردات کا نظام اتنا کامل ہے کہ اس سے اس کے چشمۂ خداوندی سے نکلنے پر واضح دلیل ملتی ہے۔

آپ کو اپنی اس تحقیق پر اس قدر یقین تھا کہ آپ نے لکھا اگر کوئی مخالف اسلام یا کوئی ماہر علوم السنہ یہ ثابت کر دے کہ کوئی اور زبان عربی زبان کے مساوی ہے تو آپ اس کو پانچ ہزار روپے بلا توقف دینے کو تیار ہیں لیکن آج تک کوئی شخص مقابل پر نہیں آیا اور نہ ایسا ثابت کر سکا ہے۔

مکرم مولوی صاحب نے تقریر کے آخر میں فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ علمی اعجاز صرف آپ کی ذات تک محدود نہ تھا بلکہ آپ کی برکت سے انعکاسی طور پر آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرینکفورٹ میں کتب کی عالمی نمائش میں احمدیہ مسلم مشن کی شمولیت

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ کی نمائش میں تشریف آوری

مکرم منصور احمد خان صاحب شاہد مبلغ مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی)

فرانکفورٹ نمائشوں کا شہر کہلاتا ہے کیونکہ یہاں ہر ماہ کوئی نہ کوئی عالمی نمائش ہوتی ہے جس میں دنیا بھر سے کاروباری فرمیں اور گاہک شرکت کرتے ہیں۔ انہی میں سے کتب کی عالمی نمائش ہے جو فرانکفورٹ میں ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ اور کئی سالوں سے اس نمائش میں احمدیہ مشن شرکت کر رہا ہے۔

امسال یہ نمائش ۱۰ تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء منعقد ہوئی۔ اس نمائش کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں ۸۰ ممالک سے پانچ ہزار پبلشرز نے شرکت کی اور کل ۲۸۰،۵۰۰ کتب کی نمائش اس میں کی گئی جن میں سے ۸۴،۰۰۰ اس سال کی نئی مطبوعات تھیں۔ ہر سال احمدیہ مشن مغربی جرمنی دو فرموں کی نمائندگی کرتے ہوئے اس عالمی نمائش میں شرکت کرتا ہے (۱) مشن کا طباعتی ادارہ VERLAG DER ISLAM اور (۲) مرکزی سلسلہ کا ادارہ ORIENTAL & RELIGIOUSD PUBL RABWAH PAKISTAN۔ مؤخرالذکر ادارہ کے ذریعہ ہر سال پاکستان کی نمائندگی بھی اس نمائش میں ہوتی ہے۔ ورنہ پاکستان سے کوئی تجارتی ادارہ اس نمائش میں شرکت نہیں کرتا۔

اس سال علاوہ دیگر کتب کے جو نئی مطبوعات نمائش میں متعارف کروائی گئیں وہ یہ تھیں۔

۱۔ اسلام۔ تعلیم اور پریکٹس از مکرم مسعود احمد جلمی صاحب جرمن۔
۲۔ اسلامی تعلیم کی اخلاقی بنیاد از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب "
۳۔ احمدیت۔ اسلام کا احیاء انگریزی از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب
۴۔ اسلام کا مغز و روح۔ انگریزی۔ اقتباسات حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام درباره اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ قرآن کریم۔ اسلام۔
۵۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ عورتوں کے محسن۔ جرمن۔ از حضرت المصلح الموعودؓ۔
۶۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کا اسوۂ حسنہ از حضرت المصلح الموعودؓ جرمن

اس نمائش میں احمدیہ مشن کی شرکت کاروباری مقصد سے نہیں کی جاتی بلکہ اس غرض سے کی جاتی ہے تاکہ پبلک کو جماعت اور اسلام کا تعارف کرایا جائے۔ نیز اسلام کے بارے میں مختلف موضوعات پر لٹریچر کا تعارف کرایا جائے۔ اس نمائش میں کتب فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے آرڈر حاصل کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یا اشتہار کے طور پر بغیر قیمت کے لٹریچر دیا جا سکتا ہے۔ اس اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی موضوعات پر بہت سے کتابچے اور جماعت کے تعارف پر مشتمل اشتہار اسٹال کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ جو خدا کے فضل سے پبلک کی دلچسپی کا موجب بنتے ہیں اور ہر روز ایک بڑی تعداد میں یہ اشتہار اور کتابچے پبلک میں تقسیم ہوتے ہیں۔ نیز بہت سے افراد مختلف کتب اسلامی اور بالخصوص قرآن کریم کے جرمن ترجمہ میں ذوق و شوق کا اظہار کرتے ہیں۔ اسی طرح بات چیت مذہبی رنگ پکڑ کر اسلام اور احمدیت اور دیگر مذاہب کے موازنہ کے موضوع پر پبلک سے مفید تبادلۂ خیالات ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اس نمائش میں بھی سابقہ سالوں کی طرح احمدیہ مشن کی شمولیت بہت مفید رہی۔ اور اسلام اور احمدیت کا تعارف سینکڑوں افراد کو کرایا گیا۔ فالحمد للہ۔

امسال کی اس نمائش میں احمدیہ مشن کی ایک خصوصیت یہ رہی کہ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ فرانکفورٹ میں تشریف فرما تھے اور آپ خصوصی طور پر احمدیہ مشن کے کتب کے اس اسٹال پر تشریف لائے نیز اس عالمی نمائش کے دیگر اسٹالوں بالخصوص مسلمانی ممالک کے اسٹالوں پر بھی تشریف لے گئے اور ان اسٹالوں پر ان ممالک کے افراد سے تبادلۂ خیالات بھی فرمایا۔

تقریب شادی و درخواست دعا

مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات عزیزہ تسنیم کوثر بنت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب آف راولپنڈی کی شادی کی تقریب مکرم شیخ صاحب موصوف کے مکان پر انعقاد پذیر ہوئی۔ برات واہ سے دوپہر کے وقت پہنچی۔ اس کے استقبال کے بعد نکاح کا اعلان ہوا۔ جو کہ مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم اے سابق مبلغ فجی نے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم مکرم عبدالباسط صاحب مسعود ابن مکرم میاں عبدالکریم صاحب آف بھیرہ کے ساتھ پڑھا۔ شام کو چار بجے محترم شیخ عبدالوحید صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی صدارت میں رخصتی کی تقریب ہوئی۔ مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ عزیزہ موصوفہ مکرم شیخ محمد رمضان صاحب مرحوم کی پوتی اور عزیزم مذکور میاں امام الدین صاحب آف بھیرہ کا پوتا ہے۔ اگلے روز عزیز کے والد صاحب نے واہ میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں کثیر دوستوں نے شمولیت کی۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ نہ صرف جانبین کے لئے بلکہ احمدیت اور اسلام کے لئے مفید اور بابرکت فرمائے اور وہ ہم سے ہر حالت میں راضی رہے آمین۔

(چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی ڈپٹی اسسٹنٹ سی ایم اے راولپنڈی)

درخواست دعا

(۱) کافی عرصے سے میرے ابا جان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ اور اب ڈیڑھ ماہ سے ٹانگ میں سخت تکلیف ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور احمدی بہن بھائیوں سے گزارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ابا جان کو عاجلہ صحت یاب کرے۔ (زینت پروین بنت شیخ محمود احمد راجہ ضلع دادو سندھ)

(۲) خاکسار ایک مقدمہ میں ملوث ہے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بہت ہی بہتر فیصلہ فرمائے۔ (انور الحق ۔ اوکاڑہ)

بقیہ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی

کے ماننے والوں کو بھی حاصل ہوا۔ آپ نے ایک پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار یہ خبر دی ہے کہ وہ مجھے عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔"

(تجلیات الٰہیہ)

ہم علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی اس پیشگوئی کے مطابق اور آپ کے علمی اعجاز کی تتبع میں آج جماعت احمدیہ علمی میدان میں تمام دنیا پر فضیلت حاصل کر چکی ہے

(باقی)

(مرتبہ ۔ سلطان احمد پیر کوٹی)

دعائے مغفرت

میرے خاوند مرحوم میاں عبدالرحمٰن ولد میاں امام دین صاحب مرحوم عرف ماٹا جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے پرانے کارکن تھے ۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو فالج کے حملے کے باعث اپنے مالک حقیقی کو جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کی طبیعت بہت سادہ تھی جماعت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گہری وابستگی۔ عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ گاہے گاہے حضور پرنور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے ڈسکہ سے ربوہ آیا کرتے تھے۔ نماز کے پابند تھے دعا نہایت خشوع و خضوع سے کیا کرتے تھے۔

۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ فجر کی نماز کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور پھر ربوہ میں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل اور توفیق بخشے۔ آمین۔ (غلام فاطمہ اہلیہ میاں عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مکان نمبر ۱۹ ڈسکہ کلاں سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

(بقیہ صفحہ اوّل)

مقرر کیا جائے اُسے واپس نہ بُلایا جائے لیکن حسبِ ضرورت ایسے افراد مہیا نہیں کرتیں جنہیں بحیثیت معلم تربیت دے کر جماعتوں میں مقرر کیا جا سکے جبکہ معلموں کی تعداد کم ہے اور جماعتوں کی تعداد زیادہ ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے تو پھر فی الوقت ہر جماعت میں کچھ عرصہ کے لئے ہی معلم مقرر کیا جا سکتا ہے تاکہ ایک مقررہ عرصہ کے بعد اسے کسی ایسی جماعت میں بھیجا جا سکے جہاں کبھی کوئی معلم بھیجا نہیں گیا۔ حضور نے فرمایا تربیت کے کام کی بنیادی اہمیت اور اس کی بڑھتی ہوئی وسعت کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ جماعتیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے افراد مہیا کریں جنہیں ٹریننگ دے کر بطور معلم مقرر کیا جا سکے۔ پھر کام کی وسعت کے پیشِ نظر جتنی رقم کی ضرورت ہے وقفِ جدید کے چندہ میں اضافہ کر کے وہ بھی مہیا کریں۔

تربیت کے وسعت پذیر کام کی اہمیت کے پیشِ نظر حضور نے وقفِ جدید انجمن احمدیہ کو بعض ہدایات بھی دیں اور بعض اہم فیصلوں کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا (۱) وقفِ جدید کو اسلامی آداب پر بھی کتابیں لکھنی چاہئیں (۲) جب مَیں نے یہ کہا ہے کہ جماعت کا ہر فرد کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے۔ اس لئے آئندہ جنہیں معلم مقرر کیا جائے وہ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں میٹرک پاس ضرور ہوں، سمجھ بُوجھ رکھتے ہوں اور خدمت کے جذبہ اور جوش سے مالا مال ہوں (۳) معلمین کی ٹریننگ کے لئے نصاب مقرر کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اسلامی آداب اور اسلامی اخلاق سے متعلق بھی تعلیم دی جائے تاکہ وہ ان کا عملی نمونہ پیش کر سکیں۔ اس کے لئے سَو یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو صفحہ کی ایک نوٹ بک تیار کر کے انہیں دی جائے جس میں اختصار کے ساتھ چھوٹے چھوٹے فقروں میں اسلامی آداب اور اخلاق سے متعلق احکام درج ہوں۔ اس بارہ میں تفصیلی تعلیم زبانی دی جا سکتی ہے۔ (۴) حضور نے اس فیصلہ کا بھی اعلان فرمایا کہ آئندہ وقفِ جدید کے اعزازی معلمین کو معلمین درجہ دوم کہا جائے گا۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس رنگ میں، جس لباس میں جس ذہن کا اور جن اخلاق اور جس روحانیت کا انسان ہمیں دیکھنا چاہتا ہے ہم ویسے انسان بن جائیں۔ آمین

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اعلان

دینی نصاب کارکنان صدر انجمن احمدیہ بابت سال ۱۹۸۰ء/۱۳۵۹ہش

قرآن کریم = پندرھواں پارہ نصف اوّل

کتاب = نشانِ آسمانی۔

انٹرویو:۔ (الف) سورہ بقرہ کی پہلی سترہ آیات (حفظ)

(ب) غلبۂ اسلام کے لئے روزانہ کی جانے والی ادعیہ جن کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکے ہیں۔

(ج) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی دو دلیلیں از قرآن کریم

(د) وفاتِ مسیح علیہ السلام کی کوئی ایک دلیل

(ر) معائنہ

یہ امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۳ فروری ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ مسجد مبارک میں ۹½ بجے صبح ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

گمشدہ قلم کی تلاش:۔ گزشتہ دنوں ۲۲ دسمبر کو خاکسار کا ایک شیفر کا قلم جو گہرے براؤن رنگ کا ہے دفاتر صدر انجمن احمدیہ سے گولبازار تک کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو براہِ کرم مجھے اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ (محمد شفیع اشرف۔ نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

احبابِ جماعت سے دردمندانہ دُعا کی درخواست

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب — ربوہ)

یہ چسطرح عزیزم سید نسیم احمد شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے لئے خصوصی دعا کی تحریک کی غرض سے تحریر کر رہا ہوں۔ عزیزم سید نسیم احمد شاہ صاحب جو حضرت سیدہ مہر آپا سلمہا کے چھوٹے بھائی اور میرے ماموں زاد بھائی ہیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ربوہ آئے ہوئے تھے۔ جلسہ کے دوسرے روز صبح اچانک دل پر بیماری کا شدید حملہ ہوا جس سے بظاہر جانبر ہونا محال نظر آتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے محبان کی عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اس خطرناک حملہ سے نجات بخشی اور رفتہ رفتہ حالت بہتر ہونے لگی۔

اس موقع پر عزیزم ڈاکٹر عبد اللطیف قریشی فضلِ عمر ہسپتال، مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب نیویارک، مکرم ڈاکٹر محمد محسن صاحب کراچی اور بعض دوسرے نوجوان ڈاکٹروں نے غیر معمولی محبت اور شفقت اور توجہ سے علاج میں مدد کی اور بروقت بہترین مشوروں سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے اس مخلصانہ ہمدردی پر جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر پر احبابِ جماعت سے گذارش ہے کہ عزیزم نسیم شاہ صاحب سلمہٗ کو اپنی عاجزانہ دعاؤں میں یاد رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔

موصوف اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں اور سلسلہ سے مخلصانہ تعلق اور خلافتِ احمدیہ سے عاجزانہ وابستگی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وعافیت والی خوشیوں سے لبریز خدمتِ دین سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

شکریۂ احباب و درخواستِ دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم عبد الرحمٰن صاحب قریشی مرحوم آف تیروبی (کینیا) ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو لاہور چھاؤنی میں وفات پا گئی تھیں جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات پر مختلف ملکوں کے کثیر التعداد احمدی احباب اور رشتہ داروں نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ خاکسار اور خاکسار کے برادران اور ہمشیرگان نیز ماموں صاحب کے ساتھ دلی تعزیت اور ہمدردی و غمخواری کا اظہار فرمایا اور محض للہ ہمیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔ ہم جملہ احباب کے اس پُرخلوص اظہارِ محبت پر ازحد ممنون ہیں اور ہمارے دلوں میں اس کی ازحد قدر ہے۔

مَیں اپنے ماموں محترم محمد امین احمد صاحب اور برادران فضل الرحمٰن قریشی، عبد المنان قریشی، عبد المومن قریشی، عبد الحق قریشی اور ہمشیرگان کی طرف سے جملہ احبابِ کرام اور اعزہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں نیز جماعتِ احمدیہ لاہور چھاؤنی کے احبابِ کرام کا خاص طور پر ازحد ممنون ہوں کہ انہوں نے عملی ہمدردی کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کو اپنی جناب سے جزائے خیر عطا فرمائے اور دین و دُنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

نیز احبابِ کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ ازراہِ نوازش محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں اور ہم سب بھائیوں اور بہنوں کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے بھی دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

عبد المنان قریشی
۳۸۰، سرفراز رفیقی روڈ
لاہور کینٹ

ربوہ اور بیرونِ ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵